يٰنِسَاۤءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاۤءِ

قرآن اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

یعنی

حبیبہ حبیب خدا، صدیقہ کائنات اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ
کی شان اور برأت میں نازل ہونے والی آیات اور ان کا تفصیلی پس منظر

مؤلف
مولانا محمد ندیم قاسمی

ناشر
مکتبہ سید احمد شہید • کچہری روڈ پسرور سیالکوٹ

يٰنِسَاۤءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاۤءِ
قرآن اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
یعنی
حبیبہ حبیب خدا، صدیقہ کائنات اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ
کی شان اور برأت میں نازل ہونے والی آیات اور ان کا تفصیلی پس منظر
مؤلف
مولانا محمد ندیم قاسمی
ناشر
مکتبہ سید احمد شہید • کچہری روڈ پسرور سیالکوٹ

نام کتاب .... قرآن اور عائشہ صدیقہؓ

مصنف .... محمد ندیم قاسمی

صفحات 32

باہتمام .... قاری عمر حیات

قیمت 25روپے

اشاعت اوّل .... مارچ 2006ء

تعداد 1100

تزئین .... ابواُسامہ محمد ارشد انجم

کمپوزنگ .... اقراء کمپیوٹرز اینڈ پبلیکیشنز فیصل آباد

فون041-2633231موبائل:0333-6541232

ناشر .... ادارہ تالیفات ختم نبوت اردو بازار لاہور

ملنے کے پتے

☆...... مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

☆...... مکتبہ فاروقیہ حنفیہ اردو بازار گوجرانوالہ

☆...... کتب خانہ سید احمد شہید کچہری روڈ پسرور

☆...... بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

☆...... مکتبہ امیر شریعت میلسی ضلع وہاڑی

☆...... عتیق اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

☆...... مکتبہ محمودیہ شیراز پارک نشاط آباد فیصل آباد

انتساب

صاحب السیف والقلم، خلیفہ حضرت لاہوریؒ

حضرت مولانا

مفتی بشیر احمد پسروریؒ

کے نام

فہرست

❁دل کی بات❁

اس وقت دنیا میں کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جسے آمنہ کے لعل کی ذات اقدس سے تو محبت ہو، لیکن آپ ﷺ کے خاندان، ازواج رسولؐ، بنات رسولؐ، رفقاء، صحابہ کرامؓ، صحابیاتؓ اور خلفاء راشدینؓ سے بغض و عناد اور کدورت ہو۔ حضور ﷺ سے سچی محبت و عقیدت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ آپ کی طرف منسوب ہر شخص اور ہر چیز سے بھی محبت کی جائے۔

زمانہ قدیم و جدید میں ایک طبقے اور گروہ نے خاندان رسول ﷺ سے محبت کے دعوے کو آڑ بنا کر نبی کی مقدس و مطہر، اطیب و اعلیٰ جماعت کو مشق ستم بنایا، اور ستم یہ کہ دشمن صحابہؓ نے آنحضرت کی ازواج مطہراتؓ جو ایمان والوں کیلئے ماں کا درجہ رکھتی ہیں جو اسلام کے گھریلو نظام کی امین اور شارح بھی ہیں۔ پیغمبر کی زندگی کے دو رخ خلوت اور جلوت، جلوت کی زندگی کے گواہ اور امین صحابہ کرامؓ اور خلوت کی زندگی کی گواہ "جملہ امہات المؤمنین" ہیں اور خصوصاً سیدہ عائشہ صدیقہؓ۔ صحابہؓ دشمنوں کی طرف سے اللہ کے آخری پیغمبر کی ازواج مطہراتؓ سے

عداوت وشقاوت یہاں تک پہنچتی کہ آپ ﷺ کی مقدس بیویوں کو معاذ اللہ اہل بیت رسول کہنا تو درکنار مسلمان بھی ماننے کیلئے تیار نہیں اور یہ وہ افراط وتفریط ہے جسے کوئی بھی مسلمان بنظر تحسین نہیں دیکھتا۔ اس گروہ اور طبقہ کی طرف سے جس ماں کے متعلق زیادہ طعن وتشنیع کے نشتر چلائے جاتے ہیں۔ وہ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی شخصیت ہے، چونکہ اس گروہ کا تعلق عبداللہ ابن سبا اور عبداللہ ابن ابی کے ساتھ ہے، جو اس مقدس شخصیت کے احسانات اور خدمات کو فراموش کر کے ابدی ناکامی کی طرف جارہے ہیں۔

اسی بات کے پیش مخدومہ اسلام، حبیبہ حبیب خدا، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی شان میں نازل ہونے والی آیات بینات کی مختصر سی تشریح لکھ دی ہے۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس خدمت کو شرف قبولیت سے نوازے اور اس مختصر رسالہ کو نافع بنائے۔ آمین

محتاجِ دعا

محمد ندیم قاسمی

خطیب الٰہی مسجد پسرور ضلع سیالکوٹ

محسنہ انسانیت سیدہ عائشہؓ

تیری پاکیزگی پر نطق فطرت نے شہادت دی
تجھے عظمت عطا کی عافیت بخشی فضیلت دی
تیری اگر سحر پرور ادا پر حرف آجاتا
خدا کا انتخابی فیصلہ مخدوش کہلاتا
رسول اللہ ﷺ نے رکھا ہے صدیقہ لقب تیرا
فقط فرشی نہیں عرشی بھی کرتے ہیں ادب تیرا
شرف تیرے دوپٹے نے یہ جنگ بدر میں پایا
اسے پرچم بنا کر مخبر صادق نے لہرایا



حجرہ عائشہؓ

تیرا حجرہ امین خاص ہے ذات رسالت کا
بساط ارض پر ٹکڑا یہی ہے باغ جنت کا
اسی میں رحمۃ اللعالمین رہتے تھے رہتے ہیں
تیرا حجرہ ہے جس کو گنبد خضریٰ بھی کہتے ہیں
اسی سے حشر کے دن سرور کونین اٹھیں گے
مگر تنہا نہ اٹھیں گے مع شیخین اٹھیں گے
تیرے رحمت کدہ سے مغفرت کی ابتداء ہوگی
اور اسی پر امتوں کی عافیت کی انتہا ہوگی



تیمّم کا حکم

اور

عظمتِ ام المومنین سیدہ عائشہؓ

و ان کنتم مرضی او علی سفر لوجاء احد منکم من الغائط او لمستم النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیباً فمسحوا بوجوهکم و ایدیکم منه ما یرید الله لیجعل علیکم من حرج و لکن یرید لیطهرکم و لیتم نعمته علیکم لعلکم تشکرون۔ (النساء آیت:۴۳)

”اور اگر تم لوگ سفر میں ہو اور پانی نہ ملے یا مرض کی وجہ سے استعمال نہ کرسکو اور قضائے حاجت کرنے سے وضو لازم ہوجائے یا صحبت کرنے سے غسل واجب ہوجائے تو پاک مٹی کا قصد کرو، پس اپنے چہرہ اور ہاتھوں پر اس سے مسح کرلیا کرو، اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی ڈال دے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کردے اور تم پر اپنی نعمت پوری کردے تاکہ تم شکر ادا کرو۔“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر، تیمّم کا حکم اور عظمت صحابہؓ:

تیمّم کا حکم نازل ہونے کا واقعہ ماہ شعبان ۶ ھ کا ہے۔ اور خالق ارض وسموات کی طرف سے مسلمانوں پر احسان عظیم اور نعمتِ عظمیٰ ہے اور اس نعمت کے حصول کا ذریعہ بنی ہیں امّ المؤمنین مخدومہ اسلام سیدہ عائشہ صدیقہؓ جیسا کہ عرض کیا گیا کہ آمنہ کے لعل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کہیں سفر کا

ارادہ فرماتے تو قرعہ اندازی کر کے ازواج مطہراتؓ میں جس زوجہ محترمہ کا نام نکلتا اس کو ہمراہ لے جاتے۔

ایک سفر کے لئے ارادہ فرمایا تو قرعہ ڈالا، ام المومنین سیدہ عائشہؓ کا نام نامی نکلا اور سیدہ حضور ﷺ کے ساتھ ہمسفر ہوئیں۔ سفر سے واپسی پر جب رسول خدا ﷺ اور یاران رسول ﷺ مقام ذات الجیش پر پہنچے اور ذوالحلیفہ کے پاس جو ایک پہاڑی کے نام صلصل نامی جگہ مشہور ہے وہاں قیام فرمایا۔ یہاں سے مدینہ زیادہ دور نہیں تھا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ

عن عائشہؓ انها استعارت من اسماء قلادۃ فهلکت۔

”انہوں نے اپنی بہن اسماء سے گلے کا ہار (کنٹھا) عاریۃً لیا ہوا تھا وہ ٹوٹ کر کہیں گر گیا۔“ (بخاری ج ۱ ص ۴۸)

سرور کائنات اپنے تمام رشک ملکوت قدوسی صفات شاگردان کے ہمراہ وہیں ٹھہر گئے اور تلاش کیلئے حضرت اسید بن حضیرؓ اور چند صاحبوں کو مقرر فرمایا (نوٹ: حضرت اسید بن حضیر جلیل القدر انصاری صحابی تھے اور آنحضرت ﷺ کی رحلت کے تقریباً دس سال بعد وفات پائی اور سینکڑوں صحابہ کرامؓ ان کے شاگرد تھے) ہار کی تلاش جاری تھی کہ صبح کا وقت آ گیا اور ہار نہ ملا اور یہ ایسا مقام تھا کہ پانی کا نام و نشان نہ تھا۔ صحابہ کرامؓ کو فکر لاحق ہوئی تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے شکایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے لوگوں کو ایک ایسی جگہ روک دیا ہے جہاں پانی نہیں ہے اور نماز کا وقت گزرنے کا اندیشہ ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ آنحضرت ﷺ کے خیمہ میں تشریف لائے۔ اس وقت آنحضرت ﷺ حضرت عائشہؓ کی ران پر سر اقدس رکھے ہوئے سو رہے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کو حضرت ابوبکر نے ڈانٹا اور کہا۔

”تم نے رسول اللہ ﷺ اور سب لوگوں کی منزل کھوٹی کر دی نہ اس جگہ کہیں پانی کا چشمہ ہے اور نہ لوگوں کے ساتھ ہی پانی ہے۔“

اور ساتھ ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بیٹی کی کمر میں ٹھوکے مارے،

لیکن حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس بات کے جواب میں دم نہیں مارا اور حرکت نہیں کی کہ سرور دو عالم ﷺ تمام رات کے سفر اور بیداری کی کوفت اٹھا کر اس وقت استراحت فرما رہے تھے، کیونکہ حضور ﷺ جب آرام فرماتے تھے تو کوئی آپ کو بیدار نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ آپ خود نہ اٹھ جائیں کیونکہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس نیند اور خواب میں آپ کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔

ہار کی تلاش جاری تھی مگر نہ ملا۔ اسید بن حضیر بھی اپنی تمام تر سعی کے باوجود ہار تلاش نہ کر سکے، چنانچہ سیرت حلبیہ میں امام علی بن برہان الدین حلبی نے بخاری شریف کے حوالہ سے لکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے لاچاری میں اس جگہ بلا وضو نماز ادا کر لی اور ہار کے دستیاب ہونے سے مایوس ہو کر روانگی کا ارادہ فرما لیا، کیونکہ نماز کیلئے وضو فرض تھا، لیکن یہاں پانی دستیاب نہیں تھا۔ اس سے قبل ایسے مواقع پیش آ چکے تھے جہاں پانی نہیں ملتا تھا لیکن ابھی تک حکم تیمم نازل نہ ہوا تھا۔ اس موقع پر خالق ارض و سموات نے امت کو تیمم کی سہولت عطا فرمائی اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

حضور ﷺ کی جماعت جو اس وقت پریشانی میں مبتلا تھی اس حکم رحمت کو دیکھ کر خوشی سے لبریز ہوئی اور اپنی ماں کو دعائیں دینے لگے جن کی وجہ سے انہیں بلکہ قیامت تک آنے والے انسانوں کو ایک عظیم سہولت ملی اور حضرت اسید بن حضیرؓ جن کی ڈیوٹی تھی ہار کی تلاش کیلئے انہوں نے جوش مسرت میں یوں اظہار فرمایا:

فقال اسید بن حضیر ماهی باول برکتکم یاال ابی بکر قالت فبعثنا

البعیر الذی کنت علیه فاصبنا العقد تحته (بخاری ج ا ص ۴۸)

''اے آل ابوبکر، اسلام میں تمہاری پہلی برکت نہیں ہے، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر ہم نے اونٹ اٹھایا تو ہمیں ہار اونٹ کے نیچے سے مل گیا۔''

ایک روایت کے مطابق انہوں نے حضرت عائشہؓ سے مخاطب ہو کر کہا:

جزاك الله خیرا فوالله مانزل بك امر تکرهینه الا جعل الله ذلك لك وللمسلمین فیه خیرا۔ (بخاری ج ا)

''اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ کے ساتھ جو بھی ناخوشگوار واقعہ پیش آیا اس میں اللہ تعالیٰ سہولت اور بہتری اور مسلمانوں کیلئے خیر پیدا فرما دیتا ہے۔''

ایک اور روایت کے مطابق حضرت اسید بن حضیرؓ نے کہا کہ

''اے آل ابوبکر! آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو خیر و برکت عطا فرمائی، آپ لوگوں کیلئے قسم برکت ہی برکت ہیں۔''

جناب رسالت مآب ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا کہ اے عائشہؓ تمہارا قلادہ نہایت ہی بابرکت تھا۔

علامہ سید سلیمان ندوی مسند احمد کے حوالہ سے رقم طراز ہیں:

''صدیق اکبرؓ جو ابھی لخت جگر کی تادیب کیلئے بے قرار تھے۔ فخر کے ساتھ صاحبزادی کو خطاب کر کے فرمایا، جان پدر، مجھے معلوم نہ تھا کہ تو اس قدر مبارک ہے کہ تیرے ذریعہ سے خدا نے مسلمانوں کو کتنی آسانی بخشی۔'' (سیرت عائشہؓ ص ۸۹)

رحمت خداوندی کے حصول کے بعد سب لوگ معزز اور مسرور ہو کر اسباب باندھنے اور کجاوے کسنے لگے اور عنایت خداوندی کا شکر ادا کرتے ہوئے

مدینہ طیبہ واپس آ گئے، اسی روز سے پانی نہ ہونے اور مرض وغیرہ کی حالت میں تیمم کا حکم جاری ہو گیا اور جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ

الصعید الطیب طهور المسلم و ان لم یجد الماء عشر سنین فاذا وجد الماء فلیمسه بشره۔

''بالفرض کسی مسلمان کو دس سال تک بھی پانی میسر نہ آئے تو پاک مٹی اس شخص کو پاک کرنے کیلئے کافی ہے پھر جب پانی مل جائے تو اس سے وضو یا غسل کر لے۔''

تیمم کا معنی:

تیمم کا لغوی معنی ہے قصد کرنا، فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ تیمم کا معنی ہے قصد الصعید للتطهیر، یعنی حصول طہارت کیلئے پاک مٹی کا ارادہ کرنا، حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن اپنے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

''مٹی طاہرہ ہے اور بعض چیزوں کیلئے مثل پانی کے مطہر بھی ہے مثلاً خف (چمڑے کا موزہ) تلوار آئینہ وغیرہ اور جو نجاست زمین پر گر کر خاک ہو جاتی ہے، وہ بھی پاک ہو جاتی ہے اور نیز ہاتھ اور چہرہ پر مٹی ملنے میں عجز بھی پورا ہے جو گناہوں سے معافی مانگنے کی اعلیٰ صورت ہے سو جب مٹی ظاہری اور باطنی دونوں طرح کی نجاست کو زائل کرتی ہے تو اس لئے بوقت معذوری پانی کے قائم مقام کی گئی اس کے سوا مقتضائے آسانی و سہولت جس پر حکم تیمم مبنی ہے، یہ ہے کہ پانی کی قائم مقام ایسی چیز کی جائے جو پانی سے زیادہ سہل الوصول ہو سو زمین کا ایسا ہونا ظاہر ہے کیونکہ وہ سب جگہ موجود ہے لہٰذا خاک انسان کی اصل ہے اور اپنی

اصل کی طرف رجوع کرنے میں گناہوں اور خرابیوں سے بچاؤ ہے کافر بھی آرزو کریں گے کہ کسی طرح خاک میں مل جائیں۔“

(آپ کے مسائل ص ۶۲ ج ۲)

تیمّم کا طریقہ:

تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ...... الخ پڑھ کر اور نیت کر کے اپنے دونوں ہاتھ پاک مٹی پر پھیر کر ان کو جھاڑ لیں اور اچھی طرح منہ پر مل لیں کہ ایک بال کے برابر بھی جگہ خالی نہ رہے پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھ کہنیوں تک مَل لیجئے۔

وضو اور غسل دونوں کیلئے تیمم کا یہی طریقہ ہے اور ایک ہی تیمم دونوں کیلئے کافی ہے اگر دونوں کی نیت کی جائے تو۔ (تیمم کے مسائل سے آگاہی حاصل کرنے کیلئے علماء کرام کی تصنیفات دیکھ لی جائیں)۔



واقعہ افک

(بارگاہِ الٰہی سے سیدہ عائشہؓ کی صفائی)

ان الذین جاؤ ابا لافك عصبة منكم ط لا تحسبوه شرا لكم ط بل هو خيرلكم ط لكل امرى منهم ما اكتسب من الاثم والذى تولىٰ كبره منهم له عذاب عظيم O لولاذ سمعتموه ظن المؤمنون والمؤمنت بانفسهم خيرا وقالوا هذا افك مبين O لولا جاء و عليه باربعة شهدآء فاذ لم يا تو ابا الشهدآء فاولئك عندالله هم الكذبون O ولو لا فضل الله عليكم و رحمة فى الدنيا والاخرة لمسكم فى ما افضتم فيه عذاب عظيم O اذ تلقونه بالسنتكم و تقولون بافواهكم ما ليس لكم به علم و تحسبونه هينا ق وهو عندالله العظيم ولولا اذ سمعتوه قلتم ما يكون لنا ان نتكلم بهذا سبحنك هذا بهتان عظيم O يعظكم الله ان تعودو المثله ابدا ان كنتم مومنين O و بين الله لكم الايت والله عليكم حكيم O ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة فى الذين امنوا لهم عذاب اليم فى الدنيا والآخرة والله يعلم و انتم لا تعلمون O ولو لا فضل الله عليكم و رحمة و ان الله رؤف رحيم O

”بلاشبہ جو لوگ تہمت لیکر آئے یہ تم میں سے ایک جماعت ہے تم اسے اپنے لئے شر نہ سمجھو، بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ان میں سے ہر شخص کیلئے گناہ کا وہ حصہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں سے جس شخص نے بڑا حصہ لیا۔ اس کیلئے بڑا عذاب ہے، جب تم نے اس کو سنا تو مومن مردوں اور مؤمن عورتوں نے اپنے آپس والوں کے ساتھ اچھا گمان یوں نہ کیا اور یوں کیوں نہ کہا کہ یہ صریح تہمت ہے، وہ اس پر چار گواہ

کیوں نہ لائے سو جب وہ گواہ نہ لائے تو وہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر دنیا اور آخرت میں تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس بات میں تم لگے رہے اس کی وجہ سے تم پر بڑا عذاب واقع ہو جاتا، جب تم اس بات کو اپنی زبانوں سے نقل در نقل کر رہے تھے اور اپنے مونہوں سے ایسی بات کہہ رہے تھے جس کا تمہیں علم نہیں ہے اور تم اسے ہلکی بات سمجھ رہے تھے، حالانکہ اللہ کے نزدیک بڑی بھاری بات ہے اور جب تم نے اس کو سنا تو یوں کیوں نہ کہا کہ یہ بات اس لائق نہیں ہے کہ ہم اسے اپنے منہ سے نکالیں، سبحان اللہ یہ بڑا بہتان ہے اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ پھر کبھی بھی تم ایسی حرکت نہ کرنا اگر تم مومن ہو اور اللہ تمہارے لئے احکام بیان فرماتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے بلاشبہ جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی کی بات کا چرچا ہو ان کیلئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ بات کہ اللہ تعالیٰ بڑا مہربان بڑی رحمت والا ہے تو تم بھی نہ بچتے۔

غزوۂ بنی مصطلق مختصر حالات روانگی:

غزوۂ بنی مصطلق کو غزوۂ مریسع بھی کہتے ہیں اور ان آیات کا شانِ نزول بھی اس غزوۂ کے اختتام پر واپس آ کر ہوا، آنحضرت ﷺ کو علم ہوا کہ حارث بن ضرار جو کہ سردار تھا بنی مصطلق کا، اس نے اسلام کے خلاف جنگ کرنے کیلئے ایک بہت بڑی فوج جمع کی ہے۔ آپ نے ایک صحابی جن کا نام بریدہ بن حصیب اسلمی تھا خبر لینے کیلئے روانہ فرمایا تو انہوں نے خبر کے سچا ہونے کا پتہ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو خروج کا حکم دیا، صحابہ جو نبوت کے اشارہ آبرو پر جان قربان کرنے

کیلئے تیار رہا کرتے تھے فوراً تیس ہزار گھوڑے لیکر جن میں دس ہزار مہاجرین کے اور بیس ہزار انصار کے تھے چل پڑے، اس غزوۂ میں مال غنیمت کے حصول کیلئے منافقین کا ایک گروہ بھی ساتھ ہولیا، جن کا سرغنہ رئیس عبداللہ ابن ابی تھا۔ آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں اپنا قائم مقام بنایا حضرت زید بن حارثہؓ کو اور سفر شروع ہوا۔

آنحضرت ﷺ کا معمول تھا کہ جب بھی کسی غزوۂ میں تشریف لے جاتے تو آپ کی ایک بیوی خدمت گزاری کیلئے ساتھ ہوتی، ہر مرتبہ قرعہ اندازی ہوتی، جس بیوی کا نام نکلتا اسے ساتھ لے جاتے، جب قرعہ اندازی ہوئی تو حضرت عائشہ صدیقہؓ کا نام نکلا اور حضور ﷺ نے سفر شروع فرمایا، دشمن بے خبر تھا، حملہ ہوا، دس آدمی قتل ہوئے باقی مرد عورتیں اور بچے بوڑھے گرفتار ہوئے، مال اسباب لوٹ لیا گیا، دو ہزار اونٹ اور پانچ ہزار بکریاں ہاتھ آئیں اور دو سو گھرانے قید ہوئے، اور لشکر اسلام فتح و کامیابی کے پرچم لہراتا ہوا واپسی کیلئے روانہ ہوا، اس غزوۂ میں حارث بن ضرار کی بیٹی جویریہ بھی قیدیوں میں شامل تھی، جو حضرت ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں، جو بعد میں آزاد ہو کر حضور ﷺ کی زوجیت میں آئیں اور ان کے والد نے بھی اسلام قبول کرلیا۔

غزوۂ سے واپسی اور ابن ابی کی یاوہ گوئی:

مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ سیرت عائشہؓ ص ۸۶ پر رقم طراز ہیں:

"سفر سے واپسی پر کئی بار منافقین نے شرارتیں کیں، ایک دفعہ قریب تھا کہ مہاجرین اور انصار تلواریں کھینچ کھینچ کر باہم کٹ مریں آخر مشکل سے معاملہ رفع دفع کیا گیا ان شریروں نے انصار کو سمجھایا کہ وہ اسلام کی مالی خدمت چھوڑ دیں، عبداللہ ابن ابی نے جو ان کا رئیس تھا برملا کہا:

لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منھا الاذل۔ (منافقون:١٠)

"اگر ہم مدینہ واپس پہنچے تو معززین ان ذلیل لوگوں کو مدینہ سے نکال دیں گے۔"

آنحضرت ﷺ نے انصار کو جمع کر کے اس واقعہ کی اطلاع دی تو گو وہ اس جرم میں شریک نہ تھے، تاہم ان کو ندامت ہوئی اور عبداللہ ابن ابی کی طرف سے ایک عام نفرت پیدا ہوگئی، خود اس کے بیٹے نے جب یہ سنا تو باپ کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور کہا:

"جب تک تم یہ اقرار نہ کرلو کہ ذلیل تم ہو اور معزز محمد ﷺ ہیں، میں تم کو نہیں چھوڑوں گا۔"

واقعہ افک:

واقعہ افک یعنی سیدہ عائشہ صدیقہ پر تہمت تراشی کا واقعہ اسی غزوہ میں پیش آیا، پردہ کی آیات بینات نازل ہوچکی تھیں۔ راستہ میں حضور ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، لشکر اسلام کے کوچ کرنے سے قبل سیدہ قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئیں، اتفاق سے وہ نگینوں کا ہار جو سیدہ نے اپنی بہن سیدہ اسماء سے عاریۃً لیا ہوا تھا، ٹوٹ کر کہیں گر گیا اس وقت سیدہ کی عمر چودہ برس تھی اور ظاہر ہے یہ عورت کی عمر کا وہ وقت ہے جبکہ معمولی سے معمولی زیور بھی اس کو بے حد محبوب ہوتا ہے اس پر طرہ یہ کہ مانگ کر لائی تھیں اس ہار کی تلاش میں سیدہ کو بہت دیر لگ گئی، کسی کو معلوم نہ تھا کہ حضرت عائشہؓ قضاء حاجت کیلئے قافلہ سے باہر تشریف لے گئی ہیں۔ ہودج اٹھانے والے آئے، اسے سواری پر رکھا اور چل پڑے، چونکہ سیدہ اس وقت کم سن تھیں، غذا کوئی اچھی نہ تھی، بالکل دبلی پتلی تھیں اور پردے کی آیات کا نزول ہوچکا تھا۔

قافلہ اپنے سفر کیلئے روانہ ہوچکا تھا، جب سیدہ ہار کی تلاش کے بعد

تشریف لائیں، ہر طرف سناٹا تھا، بے حد پریشان ہوئیں کہ جب حضور ﷺ مجھے ہودج میں نہ پائیں گے تو خود لینے آجائیں گے۔ یہاں سے تنہا کسی طرف جانا مناسب نہ سمجھتے ہوئے اسی جگہ اپنی چادر بچھا کر لیٹ گئیں، رات کا وقت تھا اور نیند کا غلبہ بھی، وہیں سوگئیں۔

گلشن رسالت کا چمکتا ہوا ایک ستارہ حضرت صفوان ابن معطلؓ کی ڈیوٹی یہ تھی کہ وہ قافلہ کی گری پڑی اشیاء کی نگہداشت کریں، جب حضرت صفوان اس جگہ پہنچے تو کیا دیکھا کہ سیدہ موجود ہیں اور قافلہ جاچکا ہے، چونکہ پردے کی آیات سے قبل حضرت صفوان نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو دیکھا ہوا تھا، اسی وقت ان کی زبان سے نکلا...... انا للہ و انا الیہ راجعون!

سیدہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت صفوانؓ نے اونٹ میرے پاس بٹھا دیا میں اونٹ پر سوار ہوئی اور پورے راستے میں حضرت صفوان نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی اور سیدہ فرماتی ہیں کہ میں نے اخلاق و کردار کے لحاظ سے حضرت صفوان جیسا پاکباز انسان نہیں دیکھا۔

حضرت صفوانؓ مہار پکڑ کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ لشکر میں جا پہنچے، عین دوپہر کا وقت تھا کہ جیسا کہ عرض کیا جاچکا کہ عبداللہ ابن ابی اور گروہ منافقین اس سفر میں ساتھ تھا، مدینہ طیبہ میں منافقین نے طوفان اٹھالیا، چاروں طرف من گھڑت، خبروں اور بے بنیاد الزام لگائے جانے لگے، حضرت عائشہؓ پر حضرت صفوان کے ہمراہ تنہا سفر کو غلط رنگ دیا گیا اور اس میں مرکزی کردار عبداللہ ابن ابی کا تھا۔ آگے چلنے سے قبل تھوڑا سا عبداللہ ابن ابی کا تعارف سماعت فرمالیں۔

رئیس المنافقین ابن ابی کا تعارف:

مدینہ طیبہ سے تعلق رکھنے والا بڑا چالاک، ہوشیار، تجربہ کار اور مکار انسان

تھا، امام الانبیاء کی مدینہ طیبہ آمد سے قبل سرداری کا خواہش مند تھا، اور اس کی سرداری کا تاج تیار ہو چکا تھا ابھی تاج پوشی کی تقریب ہونا تھی کہ حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے اور اس کے سارے منصوبے خاک میں مل گئے، اپنی ناکامی کا اسے قلق ہوا۔ اس لئے عافیت سمجھتے ہوئے زبانی طور پر اسلام قبول کر لیا، لیکن دل میں نفاق بھرا ہوا تھا آخری وقت پر اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف رہا۔ اور یہ خدائی فیصلے ہیں ابن ابی پکا دشمن اسلام اور بیٹا گلشن رسالت کا مہکتا ہوا سچا وفادار اور نام بھی عبداللہ۔

طوفان بدتمیزی کا آغاز:

ام المومنین سید عائشہ صدیقہؓ کے خلاف طوفان بدتمیزی کا آغاز ہو چکا تھا، ابن ابی اور دیگر منافقین اس میں پیش پیش تھے۔ بعض سادہ لوح مسلمان بھی منافقین کے اس پروپیگنڈہ کا شکار ہو گئے۔ اس ضمن میں عورتوں میں سے حضرت ام المومنین حضرت زینب کی بہن حمنہ بنت جحش اور مردوں میں شاعر اسلام حضرت حسان بن ثابت اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خالہ زاد بھائی اور بدری صحابی حضرت مسطح کا ذکر آتا ہے۔

حضور ﷺ کی پریشانی:

قافلہ مدینہ پہنچ گیا، حضرت عائشہ صدیقہؓ ایک مہینہ تک بیمار رہیں۔ افتراء پرداز اور طوفان اٹھانے والے اسی چرچہ میں تھے، مگر سیدہ کو اس کا ایک ماہ تک علم ہی نہیں تھا، مگر رسول اللہ ﷺ کے اس تلطف اور مہربانی میں کمی آجانے کی وجہ سے دل کو خلجان اور تردد تھا، حضور ﷺ کی بے التفاتی سے تکلیف میں اور اضافہ ہوتا تھا۔

ایک رات سیدہ فرماتی ہیں کہ میں ام مسطح کے ساتھ قضائے حاجت کیلئے

نکلی، اس وقت گھروں میں بیت الخلاء نہیں بنائے جاتے تھے، سیدہ ام مسطح کے ساتھ جنگل کی طرف رواں دواں تھی کہ راستے میں ان کی چادر پاؤں کے نیچے آگئی اور انکی زبان سے نکلا...... طعس مسطح...... مسطح تو ہلاک ہو جائے تو سیدہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ اماں تو ایسے شخص کو برا کیوں کہتی ہے۔ جو بدر میں شریک ہوا ہے وہ یہ سن کر کہنے لگیں کیا تو نے سنا ہے جو لوگ کہہ رہے ہیں اور تمام واقعہ سیدہ کو بتایا، اور بتایا کہ ان الزام لگانے والوں میں میرا بیٹا مسطح بھی شامل ہے، جب حضرت عائشہؓ کو معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی میرے ساتھ محبت و الفت میں کمی کیوں ہوئی ہے؟

اب سیدہ فرماتی ہیں کہ مجھے قضائے حاجت بھول گئی، گھر واپس آئی اور عرض کیا کہ حضور ﷺ میں اپنے والدین کے گھر جانا چاہتی ہوں، سیدہؓ فرماتی ہیں کہ اس سے قبل جب بھی میں نے والدین کے گھر جانے کی اجازت طلب کی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ اس گھر میں کوئی تکلیف ہے؟ لیکن اس دفعہ جب میں نے اجازت مانگی تو حضور ﷺ نے اجازت دے دی تو میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ روتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ والدین کے گھر آئی، دیکھا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت ام رومانؓ دونوں رو رہے ہیں۔

صحابہ کرامؓ سے مشورہ:

سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی بے گناہی مسلم تھی تاہم منافقین کے منہ بند کرنے کیلئے تحقیق ضروری تھی۔ حضور ﷺ نے برسر منبر فرمایا:

من یعذ رنی من رجل قد بلغنی اذا فی اھل بیتی۔

"اے گروہ مسلمین کون ہے جو میری اس شخص کے مقابلہ میں مدد کرے جس نے میرے اہل بیت کے بارہ میں مجھے ایذاء پہنچائی ہے۔"

حضور ﷺ نے مشورہ طلب کیا حضرت اسامہؓ سے، تو انہوں نے حضرت عائشہؓ کے متعلق تسکین دی اور برأت کا اظہار کیا۔

حضور ﷺ نے فاتح خیبر سیدنا علی المرتضیٰؓ سے مشورہ مانگا تو انہوں نے آقا ﷺ کے حزن و ملال کے خیال سے عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ لم یضیق اللہ علیک والنساء سواھا کثیر و ان قال الجاریۃ تصدقک۔

"یارسول اللہ ﷺ! اللہ نے آپ پر تنگی نہیں کی عورتیں ان کے سوا بہت ہیں آپ اگر گھر کی لونڈی سے دریافت فرمائیں تو وہ سچ سچ بتادے گی۔"

بخاری شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت بریرہؓ کو بلایا اور فرمایا:

ای بریرہ ھل رأیت من شیء یریبک۔

"اے بریرہؓ اگر تو نے ذرہ برابر بھی کوئی شئی ایسی دیکھی ہو جس سے تجھے شبہ اور تردد ہوا تو بتلا۔"

حضور ﷺ کے اس سوال کے جواب میں حضرت بریرہ عرض کرتی ہیں:

لا والذی بعثک بالحق ان رأیت علھا امرا اغمصہ علیھا سوی انھا جاریۃ حدیثۃ السمن تنام عن عجین اھلھا فتاتی الداجن فتأکلہ۔

"قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے سیدہ عائشہؓ کی کوئی معیوب اور قابل گرفت بات نہیں دیکھی، الا یہ کہ وہ ایک کمسن لڑکی ہے آٹا گوندھ کر سوجاتی ہے اور بکری کا بچہ آ کر اسے کھا جاتا ہے۔"

حضور ﷺ نے اب مشورہ لیا اس شخصیت سے جسے نبوت نے غلاف

کعبہ پکڑ کر رب سے مانگ کر لیا، جو مراد رسول بھی ہیں اور حضرت حفصہؓ کے والد گرامی قدر بھی، میری مراد سیدنا فاروق اعظمؓ ہیں۔

سیدنا فاروق اعظمؓ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ کا نکاح سیدہ عائشہؓ کے ساتھ ہم نے کیا تھا یا کسی اور نے؟ تو حضور ﷺ نے برستی آنکھوں کے ساتھ انگلی آسمانوں کی طرف دراز کرتے ہوئے اشارہ دے دیا کہ اللہ نے۔

علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء ص میں لکھتے ہیں: سیدنا فاروق اعظمؓ کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے:

سبحانک ھذا بھتان عظیم۔

مولانا مفتی عصمت اللہ صاحب اپنی کتاب "قرآن اور فاروق اعظمؓ" میں صاحب الریاض بخاری ج۲ ص۲۰۷ حاشیہ نمبر۷ پر سیدنا فاروق اعظمؓ کا ایک قول نقل کرتے ہیں:

یارسول اللہ ﷺ من زوجکھا قال اللہ تعالیٰ قال افتظن ان ربک ولس علیک فیھا سبحانک ھذا بھتان عظیم فانزل اللہ ذکرہ۔ (بخاری ج۲)

"یارسول اللہ ﷺ آپ کا حضرت عائشہؓ سے نکاح کس نے کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے، حضرت عمرؓ نے کہا کیا آپ ﷺ یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے رب نے آپ ﷺ سے (معاذ اللہ) خیانت اور دھوکہ کیا ہے؟ اللہ پاک ہے یہ بہت بڑا بہتان ہے پس اللہ نے انہی الفاظ میں آیت نازل کردی۔"

صفائی ہی صفائی:

حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ لیا تو ہر ایک نے صفائی پیش کی،

قلب سلیم کے مالک مسلمانوں نے اس بہتان عظیم کو سنتے ہی کہہ دیا کہ یہ افتراء ہے، اس سلسلہ میں حضرت ابوایوب انصاریؓ نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ لوگ حضرت عائشہؓ کے متعلق ایسی باتیں کہہ رہے ہیں کیا تم ایسی حرکت کرنے کے بارے میں سوچ سکتی ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ابوایوب انصاریؓ کی بیوی سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی تو پھر صدیق کی بیٹی اور حضور ﷺ کے حرم سے یہ کیسے توقع کی جاسکتی ہے؟

حضور ﷺ کی آمد اور سیدہ سے استفسار:

حضور ﷺ صحابہ سے مشورہ کر کے خانوادہ صدیقی میں تشریف لائے اور سلام کر کے سیدہ عائشہؓ کے پاس تشریف فرما ہوئے اور سیدہ فرماتی ہیں کہ اس واقعہ کے بعد سے کبھی آپ میرے پاس آ کر نہیں بیٹھے تھے، ایک ماہ کا طویل عرصہ اسی حزن و ملال اور کرب و اضطراب کی کیفیت میں گزر چکا تھا، حضور ﷺ فرماتے ہیں:

و ان کنت اتممت یذنب فاستغفری الله و توبی الیه

"(اے عائشہؓ) اور اگر تو نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو اللہ سے توبہ اور استغفار کر (وہ معاف کرنے والا ہے)"

سیدہؓ کا رنج و ملال:

علامہ علی بن برہان الدین حلبی سیرت حلبیہ دوئم میں لکھتے ہیں:

"جب رسول اللہ ﷺ اپنی بات پوری کر چکے تو میرے آنسو تھم گئے یعنی اس طرح رک گئے کہ ایک قطرہ بھی آنکھ میں محسوس نہیں ہوتا تھا میں (سیدہ عائشہؓ) نے اپنے والد سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ فرمایا ہے اس کا جواب دیجئے تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں؟"

اس کے بعد سیدہ فرماتی ہیں کہ والدہ نے بھی یہی جواب دیا کہ میں کیا کہوں، پھر میرے دل نے اپنی برأت کے یقین کی بناء پر اطمینان محسوس کیا اور پھر خود ہی جواب میں اس طرح گویا ہوئیں "اگر میں اقرار کرلوں حالانکہ خدا خوب جانتا ہے کہ میں بالکل بے گناہ ہوں تو اس الزام کے صحیح ہونے میں کسی کو شک رہ جائے گا" اگر انکار کروں تو لوگ کب اسے صحیح مانیں گے؟

سیدہ فرماتی ہیں کہ

والله لا اتوب مماذکروا ابدا

"خدا کی قسم میں اس چیز سے کبھی توبہ نہ کروں گی جو یہ لوگ میری طرف منسوب کرتے ہیں۔"

میں تو بس وہی کہتی ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام کے والد نے کہا تھا ......فصبر جمیل والله المستعان علی ما تصفون...... یہ کہا اور بستر پر لیٹ گئیں اور قلب میں یقین کامل لئے کہ خالق ارض وسموات ضرور میری برأت کا اعلان کرے گا۔ میں اپنے نفس کو اس لائق نہیں سمجھتی تھی کہ میرے بارے میں قرآن مقدس کی کوئی آیت نازل ہوگی ہاں یہ امید ضرور تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ خواب میری برأت بتلادی جائے گی اور میرے اوپر لگنے والے الزام کی صفائی ہوجائے گی۔

رب نے صفائی دی:

رسول اللہ ﷺ ابھی اپنی جگہ سے اٹھے نہ تھے کہ آپ پر وحی آ گئی اور پسینے کے قطرات چہرہ اقدس پر سے اس طرح ٹپکنے لگے کہ جیسے موتی ہوں۔

اور ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ سیدہ فرماتی ہیں کہ وحی کے نزول کے وقت میں بالکل نہیں گھبرائی کیونکہ میں جانتی تھی کہ میں بالکل بری ہوں اور اللہ

مجھ پر ظلم نہیں فرمائیں گے۔ البتہ میرے والد ابوبکر صدیقؓ کی حالت عجیب وغریب ہو رہی تھی جب نزول وحی کے وقت رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھتے تو چہرہ پر پریشانی کے آثار نمایاں ہوتے کہ نہیں معلوم آج میری بیٹی عائشہ کے بارے میں آسمان سے کیا فیصلہ صادر کیا جاتا ہے سیدہ فرماتی ہیں کہ جب میری طرف نگاہ ڈالتے تو میرے اطمینان کو محسوس کرتے ہی ان کے چہرہ پر اطمینان کے آثار چھا جاتے۔

وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو چہرہ انور پر مسرت وبشاشت کے آثار نمودار ہوئے اور جبین اطہر کو صاف کرتے ہوئے سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

البشری یا عائشه فقد انزل الله براء تك۔ (بخاری)

''اے عائشہؓ تجھے خوشخبری ہو اللہ نے تیری برأت نازل کر دی۔''

سیدہ کی والدہ کہتی ہیں کہ اٹھو اور حضور ﷺ کا شکریہ ادا کرو، تو سیدہ نے ناز کی کیفیت سے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اللہ کا شکر ادا کروں گی جس نے میری برأت کی۔ (یہ انعام ربانی ملا تو حضور ﷺ کے واسطہ اور وسیلہ سے اس لئے ان کا شکریہ بھی واجب ہے، لیکن سیدہ کے یہ الفاظ کہ شکریہ صرف اللہ کا ادا کروں گی صرف اس وجہ سے تھا کہ ظاہر میں ترش اور لاپرواہی اور دل عشق ومحبت سے لبریز تھا) حضور ﷺ نے وہ آیات بینات جو سیدہ کی پاکدامنی کے اعلان واظہار پر مشتمل تھی بیان فرمائیں اور منافقین کے افتراء وبہتان کو بے نقاب فرمایا۔

جب رسول اللہ ﷺ آیات برأت سے فارغ ہوئے تو سیدنا صدیق اکبرؓ اپنی لخت جگر کی عفت وطہارت کی شہادت سن کر اپنی بیٹی کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہیں تو سیدہ فرماتی ہیں آپ نے پہلے ہی میری بات کو کیوں نہیں مانا تھا۔

تو حضرت ابوبکر صدیقؓ جو صدق وسچائی کے جبل عظیم اور کوہ گراں تھے فرماتے ہیں:

اى سماء تظلنى و اى ارض تقلنى اذا قلت ما لم اعلم۔

''کون سا آسمان مجھ پر سایہ فگن ہوتا اور کون سی زمین مجھے پناہ دیتی اگر میں وہ بات کہتا جو مجھے علم نہیں تھی۔'' (روح المعانی ص ۱۰۹ ج ۱۸)

اس کے بعد آنحضرت ﷺ سیدنا صدیق اکبرؓ کے مکان سے مسجد میں تشریف لائے اور مجمع عام میں خطبہ دیا اور قرآن مقدس کی یہ آیات بینات تلاوت فرمائیں۔

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ اس فتنہ کے بانی عبداللہ ابن ابی ابن سلول اور دیگر منافقین تھے، لیکن دو تین منافقین جن کی مسلمان بھی اس پروپیگنڈے میں شریک ہوئے ان میں سے ہر ایک کو اسی اسی کوڑے مارے گئے وہ اپنی غلطی سے تائب ہوئے۔

ان سادہ لوح مسلمانوں میں ایک حضرت مسطح بھی تھے جو صدیق اکبرؓ کے خالہ زاد تھے، تنگدست ہونے کی وجہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ ان کو خرچہ دیا کرتے تھے لیکن اس واقعہ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قسم کھائی کہ میں اب مسطح پر خرچ نہیں کروں گا۔ اس پر رب العالمین نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ولا يأتل اولو الفضل منكم والسعة ان يوتوا اولى القربى والمساكين والمهاجرين فى سبيل الله وليعفوا واليفهوا الا تحبون ان يغفر الله لكم والله غفور رحيم۔ (سورۃ نور آیت ۲۲)

''اور جو لوگ تم میں سے دینی بزرگی اور دینوی وسعت والے ہیں وہ اہل قرابت کو اور مساکین کو اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں سے قسم نہ کھا بیٹھیں اور چاہئے کہ یہ معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم یہ بات نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کر دے بے شک اللہ غفور ورحیم ہے۔''

جب یہ آیت کریمہ اللہ کے آخری رسول ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سنائی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں کبھی مسطح کا خرچہ نہیں

روکوں گا۔ (صحیح بخاری ج۱ص۳۶۴ وج۲ص۵۹۴، ج۲ص۶۹۶)

اور سیرت حلبیہ میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ جو اخراجات اور نفقہ دیا کرتے تھے اس آیت کے نزول کے بعد اس کو دوگنا کر دیا۔

اس کے بعد پھر چند آیات بینات حضرت عائشہ صدیقہؓ کی برأت کے متعلق نازل ہوئیں۔

ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا و الاخرة ولھم عذاب عظیم یوم تشھد علیھم السنتھم و ایدیھم و ارجلھم بما کانوا یعملون یومئذ یوفیھم اللہ دینھم الحق و یعلمون ان اللہ ھوالحق المبین، الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات والطیبات للطیبن والطیبون للطیبات اولئك مبرؤن مما یقولون لھم مغفرة ورزق کریم۔ (سورۃ نور آیت ۲۳۔۲۶)

ان آیات بینات میں سے پہلی آیت کریمہ میں مہتم کئے جانے والی شادی شدہ، پاکدامن، صاحب ایمان عورتوں کی سزا کا تذکرہ ہے، انہیں دنیا میں لعین اور آخرت میں عذاب الیم کی وعید سنائی گئی ہے۔

مہتم کئے جانے والے جوڑے میں سے ایک طرف صالح اور بے گناہ شخص حضرت صفوان ہیں جنہو نے کبھی بھی زمانہ جاہلیت میں بھی ایسی برائی نہیں کی چہ جائیکہ اسلام لانے کے بعد کوئی ایسی حرکت کرتے اور دوسری طرف پاکباز خاتون سیدہ عائشہ ہیں جو قرآن کی آیت:

النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم و ازواجه امھاتھم۔

''جو اللہ کے نبی کی بیوی اور اس کی ماں بنتی ہے۔''

تو ایسے لوگوں پر الزام تراشی کرنے والوں کیلئے دنیا و آخرت میں لعنت

اور عذاب عظیم کی وعید ہے اور مسلم ج۱ص۶۴ میں سات مہلک گناہوں سے بچنے کی جو تلقین فرمائی ہے جو اکبر الکبائر میں سے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے...... قذف المحصنت...... یعنی پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ یہ ایسا جرم ہے جس کی سزا ابتدائی آیات میں اَسّی کوڑے مقرر کی گئی ہے۔

اور امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کیلئے دو سزائیں ہیں ایک اسی دوروں کی اور دوسری یہ کہ یہ شخص ہمیشہ کیلئے مردود الشہادت ہو جاتا ہے اگرچہ معافی کے بعد اخروی سزا سے بچ جاتا ہے، مگر معاشرتی طور پر اس کی گواہی ہمیشہ کیلئے غیر معتبر ہو جاتی ہے۔

امام بیضاوی، تفسیر بیضاوی میں لکھتے ہیں...... برء اللہ اربعة باربعة...... یعنی چار شخصیات کی اللہ نے چار ذرائع سے بریت فرمائی۔

جب حضرت یوسف علیہ السلام پر زلیخا نے الزام لگایا تو زلیخا کے خاندان سے ہی ایک بچے نے گواہی دی...... شھد شاھد من اھلھا۔ (یوسف آیت ۲۶) کہ اگر یوسف علیہ السلام کی قمیض آگے سے پھٹی ہے تو زلیخا سچی ہے اور اگر قمیض پیچھے سے پھٹی ہے تو یوسف علیہ السلام سچے ہیں اس طرح آپ کی بریت ہوئی۔

اور ایک موقع پر لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عیب دار ہونے کا شبہ ظاہر کیا کہ آپ کو خطرناک بیماری ہے اللہ نے اس اتہام سے بری کرنے کیلئے پتھر کو حکم دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لے کر بھاگ جائے لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو برہنہ دیکھ کر تسلی کر لی کہ آپ کے جسم میں کوئی نہیں ہے۔

اور تیسری برأت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو ہوئی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی عفت میں، والدہ کی گود میں کلام کرتے ہوئے کہا تھا...... قال انی عبداللہ...... کہ میری والدہ پر الزام نہ لگاؤ، میں تو خالق کی قدرت تامہ اور

حکمت بالغہ کا شاہکار ہوں اور چوتھی بریت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی تھی کہ جن کی صفائی میں سولہ آیات بینات اتار کر حضرت عائشہ صدیقہ کو عظمت عطا فرمائی۔

علامہ محمود آلوسی لکھتے ہیں:

واخرج ابن ابی حاتم عن سعید بن جبیر انه قال: نزلت ثمانی عشرة آية متواليات بتكذيب من قذف عائشه و براء تها و اخرج الطبرانی عن الحكم بن عتيبة قال: انه سبحانه انزل فيها خمس عشرة آية من سورة النور۔ (روح المعانی ج۱۰ص۱۵۵)

"ابن ابی حاتم سعید ابن جبیر سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلسل اٹھارہ آیات حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طہارت و برأت اور بہتان تراشی کرنے والوں کی مذمت میں نازل فرمائیں۔"

طبرانی نے حکم بن عتیبہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں سورۃ نور میں پندرہ آیات نازل فرمائیں۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں:

"درحقیقت اس واقعہ افک نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عفت و تقدس کے ساتھ ان کی اعلیٰ عقل و فہم کے کمالات کو بھی روشن کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے دس آیات میں ان کی پاکی اور نزاہت کی شہادت دی جو قیامت تک تلاوت کی جائے گی۔" (معارف القران ج۶ ص۳۵۹)

اب تین روایتیں ہیں دس پندرہ اور اٹھارہ آیات بینات کی ہمیں اس بحث میں جانے کی ضرورت نہیں کہ دس آیات ہیں پندرہ ہیں یا اٹھارہ ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآن مقدس جو صحیفہ آسمانی اور پیغامات ربانی پر مشتمل کلام الٰہی ہے اس میں کسی کی اگر کسی کی مدح و توصیف میں ایک لفظ بھی نازل ہو گیا وہ اس کی

شان عظمت، رفعت کیلئے کافی و وافی ہے۔

واقعہ افک کی آخری آیت کریمہ میں اللہ نے مخدومہ اسلام کی برأت کو ایک عام قانون کے ذریعہ سے سمجھا دیا کہ خبیث مرد خبیث عورتوں کیلئے اور خبیث عورتیں خبیث مردوں کیلئے۔ طیب مرد طیب عورتوں کیلئے اور طیب عورتیں طیب مردوں کیلئے اور اسی طبعی رغبت کی مناسبت کی وجہ سے اچھوں کو اچھا جوڑا مل جاتا ہے اور بروں کو برا، اس سے معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء کرام کی ازواج پاکیزہ و اطیب ہوتی ہیں۔ تاریخ انبیاء میں بعض نبیوں کی (نوحؑ اور لوطؑ) بیویوں میں عقیدے کی خرابی تو ملتی ہے، مگر کسی نبی کی بیوی پر بدکاری کا الزام نہیں لگا، تمام انبیاء کی بیویاں ہمیشہ پاک رہی ہیں اور امام الانبیاء جو سردار انبیاء ہیں مقصود وجہ کائنات ہیں ان کی ازواج میں طاہرات اور پاکیزہ ہیں اور قرآنی آیت الخبیثات للخبیثین الی اخرہ کے پیش نظر لکھا ہے کہ ازواج رسول ﷺ کے خلاف لب کشائی کرنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور واجب القتل ہیں، کیونکہ ازواج رسول ﷺ پر اعتراض رسول اللہ ﷺ پر اعتراض ہے اور رسول ﷺ پر اعتراض کرنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا۔

سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی خصوصیات:

تفسیر مظہری، مفسر قرطبی نے اور بعض دیگر مفسرین نے ایک روایت لکھی ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے نو خصوصیات عطا فرمائی ہیں:

☆...... اللہ نے میری تصویر حضور ﷺ کو میرے نکاح سے پہلے دکھادی تھی۔

☆...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جبرائیل میرے پاس آئے اور یہ کہا اللہ نے آپ کا نکاح ابوبکرؓ کی بیٹی کے ساتھ کر دیا ہے۔

(بخاری و مسلم بحوالہ زرقانی ج۳)

☆......آنحضرت ﷺ نے کسی باکرہ یعنی کسی کنواری عورت سے میرے سوا نکاح نہیں فرمایا۔

☆......رسول اللہ ﷺ کی جب وفات ہوئی تو آپ ﷺ سر مبارک میری گود میں تھا۔

☆......انتقال کے بعد حضور ﷺ میرے حجرے میں مدفون ہوئے۔

(مجمع الزوائد ج۹ ص ۲۴۱)

☆......رسول اللہ ﷺ پر (بعض مرتبہ) ایسی حالت میں وحی آتی تھی کہ آپ میرے ساتھ ایک ہی لحاف میں ہوتے تھے۔ (یہ خصوصیت کسی اور اہلیہ کو حاصل نہیں ہے)

☆...... میں رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ اول اور یار غار و مزار کی بیٹی ہوں۔

☆......اللہ نے آسمانوں سے میری برأت میں سولہ آیات نازل فرمائیں۔

☆......خلقت طیبہ......اللہ نے مجھے پاک پیدا کیا ہے اور پاک ہستی کے پاس ہی رکھا ہے۔

☆......اللہ نے مجھے اس اتہام سے بری فرما کر مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ فرمایا ہے۔









